Subject: [illegible]

مضامین پطرس

5

ایک تشکیت پر حاوی ہوتا ہے۔ اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ حسن ہی کے اظہار کا نام آرٹ ہے۔
ادب میں طنز و مزاح کا تصور ممکن نہیں جب تک کہ اس کا ہدف زندگی کا کوئی مسئلہ یا سماج کا کوئی ادارہ نہ ہو۔
یہاں جا کر گویا ادب اور اخلاق، ادب اور اقداریت اور سماج کی اقدار ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ طنز نگاری کی
طرز اس امر کی متقاضی ہوتی ہے کہ اس کے گرد و پیش کی غلط لقب العین اور غلط معیار و اقدار میں جن پر
تنقید کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ طنز ایک قسم کی تنقید ہے اور بنیادی طور پر
ایک باشعور حساس اور درد مند انسان کے ذہنی ردعمل کا نتیجہ جس کے ماحول کو ناہمواریوں اور بے
اعتدالیوں نے تختہ بنا لیا ہو۔ مذکورہ بالا وضاحت سے طنز کی ضرورت و اہمیت اور اس
کے محرکات ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔

طنز نگار حتی الوسع زندگی کے ہر شعبے پر نا قدانہ نظر ڈالتا ہے اور مکروہ فریب، رعونت،
منافقت کے خلاف اس طور پر بیان کرتا ہے کہ ہمارے جذبات رحمت و محبت یا نفرت و حقارت کی تحریک ہوتی ہے
وہ مظلوم کے لیے شفقت محسوس کرتے ہیں اور ظالم کو قابل ملامت تصور کرتے ہیں۔
ڈاکٹر جانسن نے ایک جملہ طنز کی تعریف یوں کی ہے: "وہ نرم زہری اور خوشامدانہ
تعریف کے بیچ بیچ ہے"۔
پروفیسر رشید احمد صدیقی نے طنز کی تشریح یوں کی ہے: "وہ ذاتی عناد و تعصب سے
پاک اور ذہن و فکر کی بلوغت یا ذہنی شگفتگی کا نتیجہ ہوتا ہے"۔ مذکورہ بالا سطور سے طنز کے محرکات اور
طنز نگار کے منصف کی فصاحت کے ساتھ ساتھ طنز کی تعریف، اس کا مقصد اور اس کے لغوی اور اصطلاحی
مفہوم سے تمام سوال کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے۔ یعنی فرد یا جماعت کی کمزوریوں پر نکتہ چینی کرنے اور ان
کو عام لوگوں کے مضحکہ خیز انداز میں پیش کرنے کا نام طنز ہے۔

سوال نمبر ۵: پطرس بخاری کے فن کا تنقیدی جائزہ لیجیے؟

جواب: پروفیسر احمد شاہ پطرس بخاری کی شخصیت اور ان کا فن اردو کے طنزیہ مزاحیہ نثری
ادب میں محتاج تعارف نہیں۔ یوں تو اردو نثر میں طنز و مزاح کا باقاعدہ اور بھرپور آغاز مکتوب غالب
سے ہوا۔ اس کے بعد طنز و ظرافت کی تاریخ میں وہ عہد آتا ہے جس میں محفوظ علی، علامہ شبلی، سلطان
حیدر جوش، ابوالکلام آزاد، عبدالماجد دریابادی اور ظفر علی خان کے نام وابستہ ہیں۔ مزاح نگاری کا تیسرا
اور زریں دور جنگ عظیم کے بعد سے شروع ہوتا ہے جس کی عظیم مزاحیہ نگاروں میں فرحت اللہ
بیگ اور رشید احمد صدیقی کے ساتھ ساتھ احمد شاہ پطرس بخاری بھی شامل ہیں۔

BA Part I
Sub اردو

مضامین پطرس

پطرس بخاری انگریزی کے استاد اور کیمبرج میں کوملر کالج کے شاگرد رہے ہیں۔ وہ آل انڈیا ریڈیو سے
بھی منسلک رہے اور اقوام متحدہ میں اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ وہ بہت
ہی باغ و بہار اور بذلہ سنج شخصیت کے مالک تھے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان کا بیشتر قیمتی وقت
دوست و احباب کے ساتھ گزرا۔ وہ ہمیشہ اپنے دوستوں میں گھرے رہے اور بہترین صلاحیتوں کے
باوجود انہیں لکھنے کا موقع کم مل سکا۔ انہوں نے طنز و مزاح کے نام پر مضامین کا محض ایک نمونہ
چھوڑا لیکن پھر بھی وہ ہمارے چوٹی کے مزاح نگاروں میں شامل ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اتنا کم سرمایہ
لے کر بقائے دوام کے دربار میں بہت کم لوگ حاضر ہوئے ہوں گے۔ پطرس کے معاصرین میں جہاں تک
رشید احمد صدیقی کا تعلق ہے انہوں نے اپنی ظرافت کے نمونوں سے قاموس مواد دیا ہے اور موضوعات
کے انتخاب میں بڑے تنوع اور وسیع النظری کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنی علمی ذہانت، شاعر کی
تیزی اور علمیت سے اردو مزاح نگاری کے کینوس کو وسیع تر بنا دیا ہے۔ انہوں نے صرف لفظی
شعبدہ بازی سے مزاح پیدا نہیں کیا بلکہ واقعات اور کرداروں کی مضحک پہلو کو بڑی چابک
دستی کے ساتھ حقیقی تصویریں کھینچی ہیں۔ ان کے معاصر رشید احمد صدیقی زبان میں رمز و کنایہ کے
سہارے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں لیکن پطرس کے یہاں ہلکی پھلکی زبان میں مزاح ملتا ہے
وہ اپنے قاری کو نہ پیلاش کی بھول بھلیوں میں بھٹکاتے ہیں اور نہ ہی اجنبی کرداروں میں
گم کرتے ہیں بلکہ ان کی حقیقت نگاری اپنے وقت کی روایت کے خلاف ایک شدید ردعمل
معلوم ہوتی ہے۔

پطرس کے غیر معمولی مشاہدے، مطالعے، غور و فکر اور سمجھ بوجھ نے ان کے مضامین کی فنی
عظمت کا معیار متعین کیا ہے۔ ان کی ظرافت خواہ کتنی ہی ہو لیکن ان کی ذہنیت، نفاست اور اپنی
شخصیت کی گہرائی کی وجہ سے شوکت تھانوی اور عظیم بیگ چغتائی پر تفوق علی الوقت اعلیٰ فوقیت رکھتے ہیں
اور ان کے یہاں تخیل اور طباعی کی کارفرمائی فرحت اللہ بیگ سے کہیں زیادہ نظر آتی ہے۔
جہاں تک پطرس کے فن کا تعلق ہے وہ طنز نگار بھی ہیں اور مزاح نگار بھی کیونکہ طنز و مزاح
کا چولی دامن کا ساتھ ہوا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲ "پطرس بخاری کا کمال ہے کہ وہ خود بھی ہنستے ہیں"۔
اس خیال کی تائید کرتے ہوئے پطرس کی ظرافت نگاری پر ایک مقالہ لکھئے۔

جواب:۔ پطرس بخاری ایک باکمال انشاپرداز ہیں۔ ان کی تخلیقی [illegible]
صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے آل احمد سرور مانتے ہیں کہ

BA Part - I
Sub.

مضامین پطرس

"پطرس بخاری بجا طور پر ایک زندہ دل فنکار ہیں۔ ان کا آرٹ الفاظ میں نہیں بلکہ واقعات میں پوشیدہ ہوتا ہے"

ملا عباس حسینی نے پطرس بخاری کے مشہور آرٹ کتے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"پطرس کا کتا نایاب اور اچھوتا ہے۔ انگریزی کی ایک مشہور کہاوت ہے کہ مزاح نگار ریوڑی کے ساتھ جاگتا ہے اور طنز نگار کتوں کے ساتھ شکار کھیلتا ہے۔ اور بالعموم نفسیاتی لحاظ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ کتوں کی طرح انسان بھی ہے۔ لیکن پطرس بخاری ایسی باتیں کو پسند کرتے ہیں۔"

پطرس نے بڑی عمدہ انشاء اور چالاکی کے ساتھ عنوان کتے کی شکل میں طنز و مزاح کے اصول اور اس کی تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے۔

"پطرس کی ظرافت نگاری میں نفسیاتی پہلو کا اظہار ملتا ہے۔ مشابہت مزاح کی وجہ کر شاعروں اور کتوں کے ہنگاموں کے مابین ایک تحریک ملتی ہے۔"

پطرس کا کمال ہے کہ جس موضوع پر وہ قلم اٹھاتے ہیں اس میں وہ اپنے فن کی بلندی اور سچائی کا ثبوت پیش کر دیتے ہیں۔ ہم پطرس کے مضامین پڑھتے وقت قدم قدم پر ان کے مشاہدے کی وسعت سے لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ ان کے طنز و ظرافت کی زہر میں ہر لمحہ محسوس کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے مضامین میں ایک ہر مزاحیت کر گئی ہے اور ہمہ وقت متحرک ہے۔

پطرس کی ظرافت نگاری میں ہلکی پھلکی زبان میں مزاح ملتا ہے۔ وہ اپنے قاری کو نہ تو ہدایت کی بھول بھلیوں میں بھٹکاتے ہیں اور نہ ہی اجنبی کرداروں میں گم کرتے ہیں بلکہ ان کی حقیقت نگاری اپنے وقت کی رومانیت کے خلاف ایک خود پر ردعمل معلوم ہوتی ہے ان کے غیر معمولی مشاہدے غور و فکر اور سمجھ بوجھ ان کے مضامین میں فنی خوبی کو نکھارتے ہیں۔ ان کی ذہنی پختہ کاری کی وجہ کر ان کی شخصیت بحیثیت فنکار شوکت علی تھانوی اور عظیم بیگ چغتائی سے بہتر ہے۔

کیونکہ ان کے فن میں تخیل اور طباعی کی کارفرمائی زیادہ نظر آتی ہے۔ پطرس بیک اس وقت کے اچھے طنز نگار اور مزاح نگار دونوں دکھائی دیتے۔

یہ حقیقت بھی ہے کہ طنز و مزاح کا رشتہ چولی دامن کا ہوتا ہے۔ یہ قول بھی درست ہے کہ

Scanned by CamScanner

مضامین پطرس

ظرافت ایک ذہنی کیفیت کیفیت ہے اور طنز ایک عملی اظہار کا نام ہے۔ جہاں تک طنز نگار کی حیثیت سے پطرس بخاری کے کارناموں کا تعلق ہے۔ ان کی گونا گوں اہمیتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اردو نثر میں طنز کے نقطۂ نظر سے انشائیہ کو اولیت حاصل ہے اور اسی لحاظ سے پطرس کا مقام بھی کافی بلند نظر آتا ہے۔ انہوں نے اسی صنف میں طنز نگاری کے اعلیٰ نمونے پیش کیے ہیں۔ ایک طنز نگار اور کارٹونسٹ میں یہ بات مشترک طور پر پائی جاتی ہے کہ وہ زندگی کے بے تکے پن کو اجاگر کرنے کے لیے کسی چھوٹی سی چیز کو غیر معمولی طور پر اہم اور کسی بڑی چیز کو غیر معمولی طور پر ہلکا بنا کر دکھاتا ہے۔ اس کی مثال پطرس کے مضمون کتے میں ملتی ہے۔

جہاں انہوں نے کتے کے بچے کو دو دو، دو تین تین تولے کے لیے قرار دیا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ کتے کے بچے چھوٹے تو ہوتے ہیں مگر اتنے چھوٹے نہیں کہ ان کا وزن صرف دو تین تولہ ہو۔ ایک طنز نگار کے انداز بیان نفاست اور اسلوب میں بلاغت کا پایا جانا ضروری ہے ورنہ سپاٹ طنز ادب سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے پطرس بخاری نہایت کامیاب ہیں۔ ان کے انداز بیان میں رنگینی و رعنائی موجود ہے اور ظرافت کا اعلیٰ نمونہ بھی ہے۔ ان کی ظرافت نگاری کے اچھے نمونے ان کے مضامین میں ہم دیکھتے ہیں ان کے مضامین میں کتے، ہاسٹل میں پڑھنا، [illegible] سویرے جو میری آنکھ کھلی وغیرہ نہایت عمدہ ظرافت نگاری کی ہے۔